رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ | منگل ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، ۱۰ نبوت ۱۳۶۰ھش، ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین ؎

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل سے نوازتا رہے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین ؎

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں اہلِ ربوہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف متوجہ ہوں

اپنے گھروں اور محلوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ مہمانوں کیلئے اپنے گھروں کے کمرے وقف کریں

دوسرے شہروں کی جماعتوں کے ۵۰۰ رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ اخلاص سے کام کرنے والے آگے آئیں

دیگوں کے عطایا دینے والوں کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی اظہارِ خوشنودی: خلاصۂ خطبہ جمعہ

ربوہ ۶ نبوت (نومبر) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے جلسہ سالانہ کی آمد کے پیش نظر جلسہ کی تیاریوں کے ضمن میں احباب ربوہ کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے گھروں کے اندر اور باہر صفائی رکھیں اور خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ ربوہ میں جہاں بھی کہیں گند نظر آئے اسے ہٹا دیں۔ حضور نے جلسہ سالانہ کے کام کے لئے دوسرے شہروں کے رضاکاروں کو آگے آنے کی بھی تحریک فرمائی اور دیگوں کے عطایا دینے والے احباب کو خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ توبہ کی آیت

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

(التوبۃ: ۲۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تمام تعلیم اور اوامر و نواہی کا تعلق ان تین باتوں یعنی ایمان، ہجرت اور مجاہدہ سے ہے۔ ایمان کا تعلق دل سے ہے یعنی پختہ عقیدہ رکھنا اور پھر اس کا اظہار کرنا۔ ہجرت سے مراد دار الکفر سے دار الایمان کی طرف روانگی ہے۔ اہوائے نفس اور شہوات کو ترک کرنا اور برے اخلاق کو ترک کرنا بھی ہجرت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم جن اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اس میں ہوائے نفس کو چھوڑنا، اخلاقِ ذمیمہ کو ترک کرنا اور خطاؤں اور گناہوں کو عملی طور پر چھوڑ دینا شامل ہے۔ مجاہدہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب پورا زور لگا دینا ہے۔ ہر دشمن اسلام کے خلاف اور شیطان کے خلاف پوری کوشش کرنا۔ قرآنی تعلیم کے نور کے ذریعے دلوں کے ظلمات کو نور میں بدلنا مجاہدہ ہے اور یہ اطاعت امر سے ممکن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے سارے کاموں کا تعلق دینی اغراض کو پورا کرنا ہے اور اس لئے یہ سارے کام مجاہدہ میں شامل ہیں۔ جماعتی کاموں میں سے ایک سلسلہ لنگر خانہ کا قیام ہے جو دنیا میں کو پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کا ایک اہم ستون ہے حضور نے فرمایا کہ اس کا صحیح اثر اس وقت سامنے آیا

(باقی صفحہ پر)

• حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے خالہ زاد بھائی مرزا منور احمد ابن مرزا عزیز احمد جو مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کے نواسہ ہیں کو انجینئرنگ یونیورسٹی کے کانووکیشن میں دو عدد طلائی تمغے معہ تعریفی اسناد کے دیئے گئے۔ آپ ۱۹۷۱ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی مغلپورہ لاہور میں اوّل آئے تھے۔ چونکہ ۱۹۷۰ء کے بعد اس یونیورسٹی کا کانووکیشن نہیں ہوا تھا اس لیے یہ تمغے اور اسناد اب دی گئی ہیں۔ احباب سے عزیز موصوف کی بیش از بیش ترقیات کے لیے درخواستِ دعا ہے"۔

احمدی طالب علموں کو خدمتِ خلق کے کاموں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے

سویابین کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس کا استعمال رائج کریں

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے دوسرے سالانہ کنونشن سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا خلاصہ

(دوسری اور آخری قسط)

ربوہ ۲۶ اخاء / اکتوبر۔ حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے دوسرے سالانہ کنونشن میں اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے طالب علموں کو بھی اپنی صحت ٹھیک رکھنے اور متوازن غذا کھانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ سویابین کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ کتابیں منگوائیں اور انہیں غور سے پڑھیں۔ اس ضمن میں حضور نے اپنی تحقیق کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تقسیم ہند و پاکستان سے آٹھ نو سال قبل سے سویابین کا تجربہ کر رہا ہوں۔ اس وقت لاہور کے جو چند دکاندار یہ چیز رکھتے تھے ان سے خریدا کرتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ذہین احمدی بچوں پر اس کا نہایت کامیاب تجربہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سویابین پکانے کی مختلف ترکیبیں لکھ کر ایک پمفلٹ بنایا جائے اور احباب جماعت تک پہنچا دیا جائے۔ حضور نے فرمایا سویابین کچی بھی کھائی جاتی ہے۔ اس کا حلوہ شامی کباب اور پنجیری بھی بڑے مزے کی بنتی ہے۔ احمدی طلباء کو خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا آپ کے ساتھ ملاپ زیادہ رہنا چاہیئے۔ اس کے لیے میں نے سوچا ہے کہ سال میں چار دفعہ میں آپ لوگوں کی چائے کی دعوت کروں۔ کس دن کس موسم میں یا ہفتے میں کونسا دن ہو ان سب پر غور کیا جائیگا

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۰ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

سلسلۂ بیعت کی غرض اور ہماری ذمہ داری

ہم واضح کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سامنے ایک عظیم الشان مقصد تھا اور وہ تھا غلبۂ حق یعنی روئے زمین کے تمام انسان دین واحد پر جمع ہو کر اور قرآن مجید کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر امتِ واحدہ کی شکل اختیار کر لیں۔ اس مقصد میں کامیابی کے لئے ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو تمام تر ایسے افراد پر مشتمل ہو کہ جن کی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی رونما ہو کہ وہ گناہ کی آلائش سے بکلی صاف ہو جائیں، نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجہ سے نکل کر خدا تعالےٰ کی رضا میں محو ہو جائیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں، دین کے واسطے اور اشاعت دین کے لئے ان میں ایک تڑپ پیدا ہو جائے اور اپنی خواہشات، ارادوں اور آرزوؤں کو فنا کر کے کلیتہً خدا کے بن جائیں۔ خدائی منشاء کے بموجب آپ ایسی ہی جماعت بنانا چاہتے تھے۔ اور اس امر کو آپ نے شروع میں ہی واضح کر دیا تھا چنانچہ آپ نے جب جماعت کی بنیاد رکھی تو آغاز کار ہی آپ نے قیام جماعت کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقوےٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت اور عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ بیرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی تمام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔" (اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

چونکہ مقصد بہت اہم اور ارفع و اعلیٰ تھا اور اس کی تکمیل کے لئے بہت بلند صفات والے تقویٰ شعار لوگوں کی ضرورت تھی اس لئے آپ نہیں چاہتے تھے کہ ابتداءً ہر کس و ناکس اس جماعت میں آشامل ہو۔ آپ کی خواہش اور کوشش یہی تھی کہ خواہ تھوڑے ہی لوگ آپ کا ساتھ دیں لیکن وہ ان معنوں میں باصلاحیت ہوں کہ منشاءِ خداوندی کے بموجب اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی لا کر ہمہ تن خدا کے ہو جائیں اور اس کی تائید و نصرت کو جذب کر سکیں۔ اسی لئے آپ نے بیعت کنندگان کو مخاطب کر کے متنبہ کیا کہ جو شخص اپنی زندگی میں پاک تبدیلی لانے کے لئے تیار نہیں ہے اسے چاہیئے کہ وہ جلد اس جماعت سے علیحدہ ہو جائے چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔"

(اشتہار ۲۹ر مئی ۱۸۹۸ء)

نیز اسی ضمن میں خود اپنی ایک ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

"میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہوگا۔ کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالےٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے۔ یا کسی ٹھٹھے اور بے ہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا.... اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں ایسا ہی قانونِ قدرت چلا آیا ہے۔ جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالےٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔" (ایضاً)

الغرض سیدنا حضرت اقدس محض کثرت تعداد سے ہرگز خوش نہ ہوتے تھے بلکہ جو امر آپ کے لئے خوشی اور راحت کا موجب ہو سکتا تھا وہ یہ تھا کہ جو لوگ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں وہ زیادہ ہیں یا تھوڑے وہ خدا ترسی اور نیک چلنی کا ایسا نمونہ پیش کریں جو دنیا کو ہدایت کی طرف لانے کا موجب بنے۔ فی الحقیقت آپ نے بیعت کنندگان کی ایسی تربیت فرمائی اور اپنی قوت قدسیہ کے زیر اثر ان کی زندگیوں میں ایسا انقلاب رونما کیا کہ وہ خود اپنی ذات میں اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی قدرت کا ایک زندہ و درخشندہ نشان بن گئے۔ اس ضمن میں آپ نے انہیں جو انمول نصائح فرمائیں وہ آبِ زر سے لکھنے اور حرزِ جان بنانے کے قابل ہیں۔ ذیل میں ہم حضور اقدس کی بیش بہا نصائح کے دو اقتباسات درج کرتے ہیں آپ نے فرمایا:۔

۱۔ "میری یہ باتیں اس لئے ہیں تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضا ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ ہو۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۲۔ "میں تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق اور عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو۔"

(ایضاً)

قیام جماعت کی اس انتہائی ارفع و اعلیٰ غرض کے پیش نظر ہم پر جو عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم حضور اقدس کے ---- نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کر کے اور اپنی زندگیوں میں قرآنی تعلیم کا کامل عملی نمونہ دکھا کے اسے کماحقہ ادا کر دکھاتے ہیں اور واقعی ہمارے وجود ایسے خدانما وجود بن جاتے ہیں کہ جو دوسروں کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہریں۔ تو پھر اس سے بڑی اور کوئی خوش بختی نہیں۔ کیونکہ یہ چیز ہمارے فائز المرام ہونے اور خدا تعالےٰ کی نگاہ میں سرخرو ٹھہرنے کی یقینی علامت ہے۔ یہ خوش بختی ہمارے لئے طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہم میں سے ہر ایک کے لئے اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ خوش بختی مقدر کر رکھی ہے بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اور ہر نئی نسل خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھاتی چلی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے ؛ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ کن ایٹمی اسلحہ کی دوڑ

دُنیا پر تیسری عالمگیر جنگ کے مہیب سائے

انسانیت اس متوقع ہلاکت کیسے بچ سکتی ہے ؟

:- مکرم ظہور الدین صاحب بابر ایم۔اے۔ منڈی بہاؤ الدین :-

دنیا پر ایٹمی جنگ کے مہیب بادل منڈلا رہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم کے خطرات ہر طرف محسوس کیئے جا رہے ہیں اور سوچا جا رہا ہے کہ ایسی صورت میں کیا انسانیت تباہ ہو کر رہ جائے گی اور کیا انسان کی سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی انتہا اس کی تباہی و بربادی پر منتج ہو گی؟ یہ تہذیب و تمدن کے شاہکار کھنڈرات کی شکل میں بدل جائیں گے؟ ایسا کب ہو گا؟ اور کیا اس تباہی سے بچاؤ کی بھی کوئی صورت ہے؟ مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ امریکہ کے ایک ریٹائرڈ جنرل سر جان ہیکٹ نے تو تیسری جنگ عظیم کے معروضہ پر ایک کتاب بھی شائع کر دی جو گزشتہ سال بالاقساط ایک بڑے روزنامہ میں شائع ہوتی رہی لیکن اب معاملہ قیاس آرائیوں سے بہت آگے آ چکا ہے۔

اپنے سالِ نو کے پیغام میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر کرٹ والڈ ہائم نے اپیل کی۔

"ایک نہ ختم ہونے والی ہتھیاروں کی دوڑ اور ایک نئے عالمی اقتصادی نظام کے قیام میں تعطل بلاشبہ انتہائی تشویش ناک عالمی صورتِ حال ہے۔ میں تمام حکومتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ دنیا کو درپیش اہم مسائل کے حل کے لئے عزم و تدبر کا مظاہرہ کریں اور سب کے لئے ایک بہتر دنیا کی تعمیر کے لئے متحد ہو جائیں"

انہی دنوں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر نے اپنے دورِ صدارت کی الوداعی پریس کانفرنس میں تیسری جنگِ عظیم کے خطرات اور اس کے نتائج و عواقب سے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ایٹمی جنگ چھڑ گئی تو ایک سیکنڈ میں دوسری جنگ عظیم جیسی تباہی مچ جائے گی اور ایک گھنٹے میں دنیا کا تین چوتھائی حصہ فنا ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو لوگ زندہ بچیں گے۔ وہ اپنی زہریلی تہذیب کا ماتم کرتے پھریں گے اور سسک سسک کر دم توڑ دیں گے" (صدر کی پریس کانفرنس ص۱)

دوسری جنگ عظیم کے مالی نقصانات سے قطع نظر جانی نقصان کا اندازہ یہ ہے کہ تقریباً چار کروڑ انسان موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ گویا اب ایٹمی جنگ کی صورت میں ایک سیکنڈ میں یہ تباہی ہو سکتی ہے اور اب تو عالمی صورتِ حال اس قدر خراب ہو سکتی ہے کہ بین الاقوامی امن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر نے برٹش ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ

"دنیا ایٹمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے اور ایٹمی جنگ کی صورت میں شمالی نصف کرہ کے پچاس ہزار سے زیادہ آبادی والے تمام شہر صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے اور دیہی آبادی کا بڑا حصہ ایٹمی شعاع افشانی سے ہلاک ہو جائے گا جبکہ جنوبی نصف کرہ کے لوگ ایٹمی تباہ کاری سے مر جائیں گے اور اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ نسلِ انسانی باقی رہ سکے" (روزنامہ جنگ ۸/ستمبر ۸۱ء)

اس خطرناک صورتِ حال کے ساتھ ساتھ تباہ کن ایٹمی اسلحہ سازی کی خطرناک دوڑ جاری ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس دوڑ کے نتیجہ میں ہی یہ صورت پیدا ہوئی۔ دنیا کی بڑی بڑی اقوام اس دوڑ میں ایک دوسرے سے بازی لیجانے کی فکر میں ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کی اندر خانہ تیاری کی جا رہی ہے اور اس دوڑ پر ایک اندازے کے مطابق فی منٹ ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے یو این او کی رپورٹ اور یہ مقدار بابت اسلحہ میں کہا گیا ہے کہ "۹۰ فیصد اسلحہ روس اور امریکہ کے پاس ہے"

اتنی زیادہ ہے کہ کرۂ ارض کو کئی مرتبہ فنا کر دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ابھی ان اقوام کو چین نہیں آیا اور نیز شعاعوں کے تجربات میں بڑی تیزی سے مشغول ہیں۔ ہر کوئی اپنے حریف کو مات دینے کی فکر میں جنون کی حد تک کوشاں ہے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اسلحہ کی دوڑ کو سب سے بڑا بین الاقوامی مسئلہ قرار دیا ہے کہ جس میں ۶ کھرب ڈالر سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے افسوس ہے کہ یہ سب کچھ ایسے حالات میں کیا جا رہا ہے کہ جب انسانیت اپنی بقاء کے لئے گھمبیر مسائل سے دوچار ہے جس میں سرفہرست بھوک، افلاس، بیماری اور بیروزگاری ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے کہ

- اس وقت دنیا میں جتنے افراد فوجی پیشوں سے منسلک ہیں ان میں آدھے بھی ڈاکٹرز، نرسیں اور اساتذہ نہیں ہیں
- اس وقت جنگی تیاریوں پر خرچ کی جانے والی رقم اس رقم سے بیس گنا ہے جو ترقی پذیر ملکوں کو بطور امداد دی جاتی ہے۔
- سائنسی تحقیقات پر خرچ ہونے والی رقم کا ۲/۳ حصہ صرف اسلحہ کی تحقیق و ترقی پر خرچ ہوتا ہے۔
- آج دنیا میں ۱½ ارب انسانوں کے لئے علاج کی سہولتیں موجود نہیں ہیں اور دنیا کے تین چوتھائی انسانوں کو صاف پانی مہیا نہیں اور ہر ماہ ۷½ لاکھ انسان گندے پانی سے پیدا شدہ امراض سے ہلاک ہو جاتے ہیں (یاد رہے کہ ۸۰ فیصد بیماریاں محض پانی کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں)۔

وشنگن ریڈیو کے ایک نشریئے کے مطابق اسلحہ کی مد میں دنیا صرف پندرہ روز میں جتنا خرچ کر دیتی ہے اس رقم سے دنیا کی ساری آبادی ایک سال تک پیٹ بھر خوراک، صاف پانی، تعلیم طبی نگہداشت اور رہائش فراہم کی جا سکتی ہے۔

اشرف المخلوقات نے اپنے ان مسائل کو پسِ پشت ڈال کر اپنی تباہی کا مکمل سامان کر لیا ہے اور اسلحہ و بارود کے ذخائر اکٹھے کر لئے ہیں جن کو بس شعلہ دکھانے کی دیر ہے۔ اپنی تباہی کو انسان نے کتنا قریب کر لیا ہے اس کا اندازہ عالمی سیاست دانوں کے درجِ ذیل بیانات اور بڑی طاقتوں کے اپنے تحفظ کے لئے کئے گئے ان اقدامات سے بھی ہو گا جن سے کسی بھی وقت کسی ایک شخص کی غلطی یا کمپیوٹر کی غلطی کے نتیجہ میں انسانیت ہلاکت سے دوچار ہو سکتی ہے۔

امریکہ کے سابق صدر نکسن نے "تیسری جنگ عظیم" کے موضوع پر ایک کتاب (The Real war) تحریر کی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔

"ہم تیسری عالمگیر جنگ کے بارے میں سوچتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ہولناک جوہری تباہ کاریوں کا نقشہ پھر جاتا ہے"

مزید لکھتے ہیں۔

"تیسری عالمگیر جنگ کی علامت اگر ایک طرف تارکینِ وطن کے قافلے اور جگہ جگہ بکھرے ہوئے ریفیوجی کیمپ ہیں تو دوسری طرف دہشت پسندوں کے وہ گروہ ہیں جو کہیں اور کسی وقت بھی انسانی زندگی کو تہ و بالا کر سکتے ہیں"

آج کی دنیا کے دو بڑے روس اور امریکہ ہیں جو اسلحہ سازی کی دوڑ میں آگے آگے ہیں دونوں میں بد اعتمادی اور شک و شبہ کی ایسی فضا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے ہراساں ہیں اور دونوں نے اپنے ہاں ایسے دور مار میزائل نصب کر رکھے ہیں جو آن کی آن میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کر کے تباہی پھیلا سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ایسے کمپیوٹرز نصب کئے ہوئے ہیں کہ جو ہر آن دوسرے ملک کے بارے میں محتاط رکھتے ہیں لیکن جیسے انسان غلطی کر سکتا ہے انسان کے بنائے ہوئے آلات بھی غلطی کر جاتے ہیں جیسے کچھ عرصہ قبل امریکی کمپیوٹر نے کسی غلطی کی وجہ سے روسی حملہ سے خطرہ کا اشارہ دے دیا جس پر فوراً جوابی حملہ کیا کیا جانا تھا لیکن جلد ہی کمپیوٹر کی یہ غلطی پکڑی گئی اور دنیا ایک مہیب خطرہ سے بچ گئی اور ایسا صرف ایک موقع پر ہی نہیں ہوا بلکہ اور بھی ایسے خطرناک مواقع پیدا ہوئے جیسا کہ امریکی صدر ریگن پر حملہ کے وقت ہوا کہ افراتفری کے عالم میں وہ مخصوص ریفلیکس امریکن صدر سے نصف گھنٹہ تک جدا رہا کہ جو صرف صدر کے پاس ہی ہر وقت رہنا چاہیئے کیونکہ اسمیں ایسے حساس آلات ہیں کہ جن سے امریکی صدر فوری طور پر محکمہ دفاع کو کرۂ ارض کے کسی حصہ پر حملہ کرنے کا سگنل دے سکتا ہے اور سب کچھ ایک مخصوص کارڈ ڈالے جانے کے نتیجہ میں ہوتا ہے جو ایسے نازک وقت میں غلط طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس حادثہ کے بارے میں رپورٹ دیتے وقت لندن کے اخبار سنڈے ٹائمز نے لکھا کہ

"۳۰ مارچ ۱۹۸۱ء کو دن کے دو بج کر بیس منٹ پر دنیا تیسری جنگ عظیم سے بال بال بچ گئی"

جب روس میں خروشچیف برسرِ اقتدار تھے تو ایک بار انہوں نے کہا تھا کہ

"رات کے وقت غلطی سے بھی میرے ہاتھ ایک بٹن کو دبا دیں تو امریکہ اور یورپ کے تمام بڑے بڑے شہروں پر ہمارے میزائل حملہ کر دیں گے"

(نوائے وقت ۲۴/اپریل ۸۱ء)

برطانیہ نے تو تیسری جنگ عظیم کے خطرہ کے پیشِ نظر ایک ہزار بستر کا ایک ہسپتال بھی تیار کرانا شروع کر دیا ہے کہ جس میں جنگ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صورت میں زخمی سپاہی رکھے جا سکیں گے۔

حالات کی اس سنگینی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے کہا

"۱۹۶۲ء کے کیوبا کے میزائلوں کے بحران کے بعد دنیا ایک بار پھر انتہائی خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہے بڑی طاقتوں کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی اور شمالی و جنوب کے درمیان ختم ہونے والے تنازعہ سے دنیا میں یہ غیر معمولی خطرناک صورتِ حال پیدا ہوئی ہے۔ ایٹمی جنگ کا سنگین خطرہ ہے جو محض اتفاقیہ طور پر یا غلط ردِ عمل کے نتیجہ میں چھڑ سکتی ہے۔ جس میں کسی کو فتح نہیں ہوگی۔ موجودہ بداعتمادی کی فضاء کو صرف مذاکرات کے ذریعہ ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ ۱۰ اگست ۷۱ء)

مذاکرات کی بات ہوئی ہے تو اس بارے میں بھی ذرا جائزہ لے لیں۔ اگرچہ بظاہر روس اور امریکہ تخفیف اسلحہ کے معاہدے کرتے رہتے ہیں مگر ان معاہدوں کی کیا حیثیت ہے؟ اس سے ہر کوئی واقف ہے۔ بڑی طاقتیں ایک طرف تو اسلحہ کے انبار لگاتی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے پر الزام بھی تھوپتی رہتی ہیں کہ اس دوڑ کا ذمہ دار وہ نہیں بلکہ اس کا حریف ہے۔ امریکہ کے موجودہ صدر نے جب چارج سنبھالا تو روس کو اس کی "حرکتوں" سے باز آنے کو کہا نیز سویت لیڈروں پر "دھوکہ دہی اور مکاری" سے کام لینے کا الزام لگایا اور کہا جاتا ہے کہ کسی امریکی صدر نے روس کے بارے میں ایسے سخت الفاظ استعمال نہیں کئے۔ ادھر روسی لیڈروں کو شکایت ہے کہ وہ بار بار امریکی حکومت کو مذاکرات اور تخفیف اسلحہ کے معاہدوں کے لئے کہتے ہیں مگر وہ کان نہیں دھرتی۔ ایسے ہی گرم سرد بیانات کے دوران جب والڈ ہائم ماسکو گئے تو انہوں نے بھی "سالٹ" (۲) جیسے معاہدات پر زور دیا تاکہ تخفیف اسلحہ کے بارے میں قدم اٹھایا جائے۔ لیکن یہ الفاظ ابھی فضا میں تحلیل ہونے نہ پائے تھے کہ امریکہ نے نیوٹران بم کی تیاری کا فیصلہ کر کے سیاسی افق پر پھر ایک ہلچل پیدا کر دی۔ اس پر دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً روس کی طرف سے سخت تنقید ہوئی تو صدر ریگن نے ایک بار پھر مؤثر تخفیف اسلحہ کا معاہدہ کرنے کو کہا بصورت دیگر روس کو خبردار کیا کہ وہ "ہتھیاروں کی دوڑ کے لئے تیار ہو جائے"۔ لیکن اس دھمکی کے جواب میں روس نے اس سے بھی زیادہ خطرناک ہتھیار بنانے کا ارادہ ظاہر کر کے ثابت کر دیا کہ موت کے استقبال کے معاملہ میں دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر حریص ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا جنگ سے مسائل حل ہو جاتے ہیں؟ جواب نفی میں ہے۔ جنگ سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک جنگ دوسری جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ اگر جنگ سے مسائل حل ہو جاتے ہوتے تو آج تک ہونے والی جنگوں کی اتنی تباہ کاریوں کے بعد انسان کو کوئی مسئلہ درپیش نہ ہوتا۔ جنگوں سے تو نفرتوں کی خلیج مزید وسیع اور گہری ہوتی ہے تعصبات کی دھند بڑھتی پھیلتی ہے۔ سابق صدر نکسن کی مذکورہ بالا کتاب (The Real War) میں تحریر ہے کہ

"دوسری جنگ عظیم کے انجام سے پہلے ہی تیسری جنگ کا آغاز ہو گیا تھا"

یہ سارے حالات انسانیت کے لئے سخت پریشانی اور گھبراہٹ کا باعث ہیں اور اس کے ذہن پر یہ سوچ مسلط رکھتے ہیں کہ آیا اس متوقع تباہی و بربادی اور ہلاکت سے بچنے کی کوئی صورت ہے؟ اگرچہ دنیا کو پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے مجلس اقوام یعنی U.N.O موجود ہے مگر یہ مجلس بڑے بڑے مسائل حل کرنے کے معاملہ میں ناکام ہو گئی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس کے منشور میں ایسی دفعات شامل ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ مجلس بے بس ہو کر رہ گئی ہے اور پانچ بڑی طاقتوں کو دیئے جانے والے حق استرداد نے اسے پانچ گھوڑوں کی ایسی بگھی بنا دیا ہے جس کو پانچ آدمی ایسے انداز میں کنٹرول کئے ہوئے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اس پر مکمل اختیار رکھتا ہے اس بنیادی غلطی کا بھرپور احساس تو پیدا ہو چکا ہے مگر اب یہ خرابی دور نہیں کی جا سکتی کیونکہ جب حق استرداد کو ختم کرنے کی کوئی تجویز پیش ہوئی تو اسے حق استرداد سے ہی رد کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی دوسرے عوامل ہیں کہ جو مسائل کے حل میں روک بن جاتے ہیں۔ اب ہتھیاروں کی دوڑ کو ہی لیجئے کہ اب اسے کون روکے اور کیسے روکے؟ اس میدان کے دو بڑے حریف روس و امریکہ ایک دوسرے کے سامنے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر طرح کی حکمت و دانائی اور طاقت و قوت کے مالک ہیں اور ان کا کہا حرفِ آخر ہے اور اس اٹل فیصلے کے آگے کسی کو لب کشائی کی اجازت نہیں اس لئے اس معاملہ میں اگر بات بھی کریں گے تو وہ دونوں ہی بس جس میں کوئی تیسرا نہیں آ سکے گا کیونکہ دنیا کی تقدیر کے وہی مالک ہیں لیکن وہ دونوں خود بھی ایک دوسرے کی بات سننے کے موڈ میں نہیں آتے بڑی مشکل سے وزراء ملتے بھی ہیں تو دو چار تند و تیز باتیں کر کے مذاکرات کی ناکامی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ ایسے میں سروں پر منڈلانے والی تباہی کے بادل کیسے چھٹیں۔ یہاں سیکیورٹی کونسل بھی کیا کر سکتی ہے کیونکہ کسی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اگر پانچوں طاقتیں رضامند ہونگیں تب ہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک کے مفاد میں وہ مسئلہ ٹکراتا ہے تو بات ختم ہو جائے گی اور مفادات کے معاملہ میں ان سب طاقتوں کے زاویہ ہائے نگاہ میں ہر وقت یکسانی ہونا ممکن نہیں ہے۔ جو بھی مسئلہ پیش ہوگا اگر وہ ان طاقتوں میں سے کسی کے متعلق ہے جب بھی اور اگر ان کے کسی حلیف کے متعلق ملے تب بھی وہ ایک طاقت کی بھی مخالفت کی وجہ سے سیکیورٹی کونسل میں (جو اقوام متحدہ کا واحد با اختیار ادارہ ہے) پیش ہونے سے رہ سکتا ہے۔ ایسے میں مسائل حل ہوں تو کیسے؟ ظاہر ہے انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اشرف المخلوقات بے بس ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اسے بے بس ہونا ہی چاہیئے تھا کیونکہ اگر یہ اپنے سارے مسائل خود ہی حل کر لیتا تو اسے کسی اور ارفع قوت کی ضرورت کا احساس تک نہ ہوتا لیکن اس کی بے بسی نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ دنیا کے پیش آمدہ لاینحل مسائل کو کس طرح نمٹایا جائے۔ کوئی ایسا لائحہ عمل ہو جو ان کے سارے مسائل حل کر دے جس کی راہنمائی سے ان کی زندگیوں کی وہ تلخیاں ختم ہو جائیں جنہوں نے اس کا جینا دوبھر کر رکھا ہے کوئی ایسی طاقت ہونی چاہیے جو ان سب قوتوں سے بالا ہو جس کے سامنے کسی کو پر مارنے کی جرأت نہ ہو۔ انسانیت کی نگاہیں اس منشور کی متلاشی ہیں، اس قوت کی متلاشی ہیں زمین پر ایسی طاقت موجود نہیں ہے۔ اس زمین کی طاقتوں نے انسان کو سخت مایوس کیا ہے۔ ان طاقتوں کے بنائے ہوئے منشور نے اس کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ ایسے میں لامحالہ نظر آسمان کی طرف اٹھتی ہے اور آسمان والی ہستی نے کبھی بھی کسی کو مایوس نہیں کیا۔ انسانیت کے لئے اس کے نازل کردہ منشور یعنی قرآن حکیم نے سارے مسائل کا جامع حل پیش کیا ہے لیکن اگر انسان دیدہ دانستہ اپنے خالق کو نہ پہچانے اور اپنے لئے خود ہی اپنی مرضی کے نظریہ ہائے حیات اپناتا پھرے تو پھر اس کے مصائب کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔ خالق نے تو کبھی اپنی مخلوق سے منہ نہیں پھیرا اور وہ اس کی بہتری کے لئے وقتاً فوقتاً سلسلہ ہائے رشد و ہدایت جاری فرماتا ہے اس پر توجہ دینے والے اور اس کی تعمیل کرنے والے موردِ رحم و کرم ہوتے ہیں لیکن اس سے روگردانی ان اقوام کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کرتی ہے اور وہ اپنی نافرمانیوں کے نتیجہ میں ہلاکت کو خود پر وارد کر لیتے ہیں۔ انسانیت کی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر اشارہ کیا گیا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ کا لجنات کے متعلق

ضروری ارشاد

حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنات کو ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ہر تحصیل کی سطح پر جسمانی ورزش کے لئے کلب قائم کریں اور اس کے لئے عملی پروگرام یہ ہوگا کہ ہر مہینے دو تحصیلوں کا مقابلہ ہو۔ ہر سہ ماہی میں ضلع کا مقابلہ۔ ہر چھ ماہ میں ایک بار کشتی کا اور سال میں ایک بار مرکز میں ملکی سطح پر مقابلے ہوں۔

لجنات کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے کوشش کریں۔ نیز امراء و مربیان سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں لجنات کی راہنمائی فرمائیں اور جو طریق کار ہو یا صورت حال ہو اس سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی جلد سے جلد تعمیل ہو سکے۔ لجنات یہ کام اپنے ضلع کے امیر اور پریذیڈنٹوں کے مشورہ کے ساتھ شروع کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کہتا ہے کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔ عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد

مکرم الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝

(آل عمران ۳۹)

اُس وقت زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا (دعا کی) اے میرے رب مجھے اپنے فضل سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کو سننے والا ہے

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۝

(بنی اسرائیل ۳۲)

اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم اُن کو اور تم کو بھی رزق دیتے ہیں بے شک ان کا قتل گناہ کبیرہ ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۝

(طٰہٰ ۱۳۳)

اپنے گھر والوں کو نماز (پڑھنے) کا حکم دے اور خود اس پر استقامت سے قائم رہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۝

(تحریم ۷)

اے ایماندارو اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو آگ (دوزخ) سے بچاؤ۔

قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ قادرِ مطلق نے تربیت اولاد کو کتنا اہم قرار دیا ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی تاکید کی ہے حتیٰ کہ تربیت اولاد سے پہلو تہی کرنیکو قتلِ اولاد قرار دیا ہے اور تنبیہ کی کہ اپنے آپ کو اور اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ یعنی اعمال حسنہ بجالانے کے لحاظ سے اپنا محاسبہ کرتے رہو اور اہل وعیال کی تربیت کرتے رہو تاکہ سب صراط مستقیم پر چل کر اپنے رب کی رضا حاصل کر سکیں اور دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جائیں۔

تربیت اولاد کے سلسلہ میں پانچ عامل ایسے ہیں جن کا بیان کرنا ضروری ہے۔ اُن میں سے سب سے پہلا عامل رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ہے جو تخلیق کائنات کا عامل ہے اسی نے اپنی کامل رضا سے بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے فرشتوں سے اس کے سامنے سجدہ کرایا ہے اور انسان کے لئے اپنی وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ ہستی کو جاننا لازمی قرار دیا اور فرمایا

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

پس اولاد کی تربیت کا سب سے پہلا اصول یہ ہونا چاہیئے کہ توحید باری تعالیٰ کو اولاد کے ذہنوں میں راسخ کر دیا جائے اتنا پکا یقین پیدا ہو جائے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر ایمان لانے والوں کی اولاد کا پختہ عقیدہ ہو جائے کہ ہر احمدی بچے اور بڑے میں یہ روح پیدا ہونی چاہیئے کہ انہیں خدا کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہم ہر چیز خدا سے لیں گے خدا کے لاشریک ہونے کا اعتقاد تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے اکسیر اعظم ہے۔ جب ایسا ایمان پیدا ہو جائے گا تو بشر اللہ تعالیٰ کی مہیا کردہ سب اقدار کو تسلیم کرنے لگ جائے گا اور وہ تربیت کے فوائد سے کماحقہٗ مستفید ہوگا خالقِ حقیقی خود بھی انسانی زندگی کی تربیت کے لئے اُس میں مختلف تبدیلیاں پیدا کرتا رہتا ہے مثلاً بچہ پیدا ہوتے ہی رونا شروع کر دیتا ہے ماں کی مسلسل لمس سے اسے پہچانتا ہے ماں کے بتانے سے باپ کی طرف رغبت کرتا ہے چیزوں کو چھونا رینگنا، بولنا، چلنا دوڑنا قد کا بڑا ہوتا جانا۔ بچہ سے جوان ہونا۔ جوانی سے بڑھاپا آنا اور جدوجہد کے مختلف تجارب سے دوچار ہو کر اپنے آپ ایسے کام کرنا جو اس کے لئے مفید ہوں۔ یہ ربوبیت کون کرتا ہے؟ وہ عامل جسے اللہ اکبر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

دوسرے عامل اولاد کی تربیت کے لئے رب العزت کے بعد والدین ہیں ان دونوں میں سے ماں کی ذمہ داری فوقیت رکھتی ہے بچہ نو ماہ تک ماں کے بطن میں تخلیق کے مختلف مدارج سے گزر کر پورا انسانی جسم اختیار کرتا ہے۔ یہ نو ماہ مسلسل ماں کی لمس زندگی بھر اسے اپنے ساتھ رابطہ رکھنے پر مجبور کر دیتی ہے پھر پیدائش کے بعد دو تین سال تک ماں کا دودھ پینا اس کی گود میں رہنا ایسی مقناطیسی کشش ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا بچے کا ماں کی طرف ہر لمحہ راغب رہنا فطرتی اور قدرتی امر ہے۔ بچہ ماں کی ہر حرکت اور اشارے پر عمل کرنیکی کوشش کرتا ہے جو ماں خداشناس نیک اور شوہر کی ہمنوا ہوتی ہے وہ بی بی ہاجرہ کی طرح اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کر کے اسے حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح سعادتِ دارین کا وارث بنا دیتی ہے اور جو ماں اس کے برعکس ہوتی ہے وہ حضرت نوحؑ کی بیوی کی طرح خود کو اور اپنی اولاد کو بھی طوفانِ نوح میں غرق کر دیتی ہے غرض اولاد کا اعلیٰ اخلاق و کردار کا مالک ہونا ماں کی تربیت پر منحصر ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نیک عورتوں سے اپنے پاک کلام میں شادی کرنے کی تاکید کی ہے۔

اولاد کی تربیت مرد پر ضمناً عائد ہوتی ہے وہ تلاش معاش کے لئے گھر سے عموماً باہر رہتا ہے اور تمام کنبے کے اخراجاتِ زندگی کو حاصل کرنیکی کوشش میں اپنا بیشتر وقت صرف کر دیتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اولاد کئی سال تک باپ کو دیکھ بھی نہیں پاتی ہاں یہ امر باپ کے لئے فرض ہوتا ہے کہ وہ کمائے اور اپنے اہل کے نان ونفقہ کے اخراجات کو پورا کرے گھر کے افراد کے اچھے بُرے کاموں کی نگرانی کی بھی اس سے توقع کی جا سکتی ہے اور سب کو اس کی اطاعت کرنی چاہیئے مگر وہ گھر سے دُور رہتے ہوئے اولاد کی تربیت کماحقہٗ کرنے سے قاصر ہے اور اولاد کو بھی اس کی ایسی مصروفیات کی وجہ سے قربت حاصل نہیں ہوتی باپ کی نیکیاں اور اچھے اعمال اولاد پر اتنے اثرانداز نہیں ہوتے جتنا ماں کے حُسنِ عمل کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ کہ باپ خواہ کتنا ہی متقی پرہیزگار اور تہجد گذار کیوں نہ ہو جب تک ماں نیک اور دیندار نہ ہو اولاد سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اعلیٰ اقدار کی حامل ہوگی مرد پر یہ لازم ہے کہ وہ تربیتِ اولاد کے لحاظ سے اپنے کردار میں کوئی خامی نہ آنے دے سو والدین اپنی اولاد کی تربیت کے لحاظ سے دوسرے درجہ کے عامل ہیں

بچہ جب چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو وہ گھر سے باہر نکل کر اپنے ہم عمر طبقہ سے ملتا جلتا ہے ان جیسی حرکات سیکھتا ہے ان جیسی بات چیت کرتا ہے اور یہی چیزیں اس کے ذہن پر اثرانداز ہو کر دائمی نقش پیدا کر لیتی ہیں اگر ایسا ماحول اچھا ہے تو بچہ ماحول سے اچھی تربیت حاصل کرے گا اگر ماحول بُرا ہے تو بُرائیوں کی طرف راغب ہوگا۔ اس ماحول کا اثر بچے کی تربیت کے لحاظ سے تیسرے عامل کا درجہ رکھتا ہے اس بات کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا اچھے بچوں کے ساتھ ہو بُری مجلس سے دُور رہے۔

بچہ جب تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے سکول کا رخ کرتا ہے یا زندگی کے کاروبار اختیار کرنے کے لئے کوئی ذریعہ اختیار کرتا ہے تو اس وقت بھی اس کا واسطہ اجنبی لوگوں سے پڑتا ہے۔ اگر وہ لوگ یا اُسی دور میں دوسرے ملنے والے اچھے کردار اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوتے ہیں تو بچے کی تربیت وہاں بھی اچھا رنگ اختیار کرتی ہے ورنہ بُرا ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

بچے کو کسی ایسے سکول میں داخل کیا جائے جہاں استاد اور ہم جماعت سلجھے ہوئے ہوں استاد صرف طلباء کی تعلیم و تربیت کو اپنا شیوہ بناتے ہوں تو وہاں بچے کی زندگی بھی سلجھ جائے گی اور وہ زیورِ تعلیم سے بھی مزین ہو جائے گا ایسا ماحول اولاد کی تربیت کے لحاظ سے چوتھے عامل کا درجہ رکھتا ہے اولاد کو ہمیشہ متعفن ماحول سے دور رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

پانچواں عامل اولاد کی تربیت کے لحاظ سے دُعا ہے۔ ہمیں ہمیشہ اولاد کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ (آمین)

ویسے تو انسان زندگی کے ہر مرحلے میں تربیت کا محتاج ہے خاص طور پر نوجوانوں کی اصلاح لازمی امر ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

اور اصلاح سے مراد بھی تربیت ہی ہے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

تربیت اولاد کیلئے موزوں زمانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں "بچہ ہے جانے دو"..... وہ جانتے ہی نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اس کے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائیگا درحقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سیکھنے کیلئے موزوں ہوتا ہے اور اسی عمر میں اس کی تربیت اسلامی اصول پر کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۵ر اپریل ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے

اکیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

مرتبہ: محترمہ ثریا خانم صاحبہ ایم اے بنت محترم رانا منیر احمد صاحب ربوہ

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع اپنی تمام بابرکت روایات کے ساتھ ۲۳ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک دعا اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے افتتاحی خطاب کے ساتھ شروع ہوا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اختتامی خطاب و دعا کے ساتھ ۲۵ اکتوبر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ!

امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک سے ۴۵۰ مجالس سے ۳۵۰۰ ممبرات لجنہ نے اجتماع میں شمولیت کی۔ جس میں نمائندگان کی تعداد ۲۰۳۰ ہے۔ جبکہ گزشتہ سال ۲۳۹ مجالس سے ۲۸۶۱ خواتین شامل ہوئیں۔ گویا امسال ۲۱۱ مجالس اور ۶۳۹ ممبرات کا اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ ۱۵۴ مجالس سے ۸۰۰ ناصرات الاحمدیہ اجتماع میں شامل ہوئیں جبکہ گزشتہ سال ۸۴ مجالس سے شرکت کرنے والی ناصرات کی تعداد ۵۰۰ تھی۔ ۷۰ مجالس اور ۳۰۰ ناصرات کا اضافہ ہوا۔ نیز بیرونی ممالک سے مندرجہ ذیل بہنوں نے اجتماع سالانہ میں شرکت کی:۔

کینیڈا، امریکہ۔ مغربی جرمنی۔ کویت انگلینڈ۔ بلجیم۔ ایران۔ سیرالیون۔ مغربی بنگال بھارت۔ بحرین۔ سکاٹ لینڈ۔

جلسہ گاہ و مہمانخانہ مستورات کے تمام انتظامات درست رہے اور کارکنات کی مستعدی اور محنت سے کسی قسم کی بدنظمی کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت لجنہ اماء اللہ نے اکیس بکروں کا صدقہ دیا۔ ہم نظارت ضیافت کے بہت ممنون ہیں جنہوں نے لجنہ اماء اللہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

پہلا اجلاس: ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ:

اجتماع کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ نجم النساء صاحبہ ربوہ نے کی۔ ۳ بج کر ۵ منٹ پر عہد نامہ دوہرایا گیا۔ ۳ بجکر ۵ منٹ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے سورہ حٰمٓ سجدہ رکوع ۴ اور سورہ عنکبوت کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایمان کے تقاضوں اور چند حقائق کو بیان فرمایا ہے۔ پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ جب بندہ رَبُّنَا کہتا ہے تو گویا جو رب اس نے بنا رکھے ہوتے ہیں ان سے بیزار ہو کر حقیقی رب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رب کی طرف رجوع ہونے کے بعد اس اقرار پر ثابت قدم رہتا ہے جس کی تشریح ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے الفاظ سے ہوتی ہے۔ استقامت کے بعد ابتلاؤں اور آزمائش کا مرحلہ آتا ہے۔ آپ نے انبیاء۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب حضرت اقدس کی مثالوں سے واضح فرمایا کہ کس طرح آزمائشوں اور ابتلاؤں کے طوفان آئے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ان پر ثابت قدم رہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانی لحاظ سے وحی و کشوف سے نوازے جاتے ہیں۔ مایوسی ان سے دور ہوتی ہے۔ طمانیت اور سکینت ان کو عطا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اس حقیقت کو حضرت اقدس کے ذریعہ ظاہر کیا۔ تمام مذاہب میں صرف اسلام کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے کہ بندوں کو مخاطبہ الٰہیہ کا مقام عطا کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

۴ بجکر ۱۵ منٹ پر دعا کے بعد محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور قدرت ثانیہ کی برکات سے لجنہ کے قیام کو انسٹھ سال ہو چکے ہیں۔ لجنات میں بعض کمزوریاں اور خامیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں جن کا جائزہ لینا اور دور کرنے کی تجاویز اختیار کرنا اجتماع کی غرض ہے۔ تمام مذاہب میں رسالت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب ان مذاہب میں کمزوریاں پیدا ہوئیں تو وہ مذاہب ختم ہو گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت نے دنیا کو زندہ مذہب اور زندہ خدا کا تصور دیا۔ آپ نے توحید خالص کو قائم کیا جب تک مسلمان توحید خالص پر قائم رہے اور قرآن کریم پر عمل کرتے رہے تو غالب آتے رہے

ازاں بعد آپ نے حضرت اقدس کے ارشادات کی روشنی میں آپ کی بعثت کی غرض اور ان اغراض کے پورا ہونے کو دلائل سے ثابت فرمایا اور واضح فرمایا کہ انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کا سلسلہ جاری فرمایا جو دائمی ہے اور نظام قدرت ثانیہ سے وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ جماعتوں میں بعض کمزوریاں پیدا ہونے کی پہلی وجہ دینی علم کی کمی ہے۔ . . . . . .

- - - -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کے لیے اطلاع

خریداران ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۸۱ء کا رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ الاذہان اکٹھا شائع ہوگا۔ جو انشاء اللہ نومبر ۱۹۸۱ء کے آخر تک خریداران کو مل جائے گا۔ (مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں اضافہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری (مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۱ء سے) ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر خریداران نئی شرح کے مطابق ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون جاری رکھ کر ممنون فرمائیں گے

۱۰ر نومبر ۱۹۸۱ء سے سالانہ قیمت :- ۱۵/- روپے
" " فی پرچہ " :- ۱/۵۰ "

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

فہرست کتب سلسلہ برائے مطالعہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء

سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مطالعہ کے لیے حسب ذیل کتب سلسلہ مقرر کی جاری ہیں۔

نومبر: الحجۃ البالغہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
دسمبر: کشتی نوح
فروری: سبز اشتہار
اپریل: آزادی ضمیر اور اسلام (حضور ایدہ اللہ)
جولائی اگست: چشمۂ معرفت (دو ماہ کے لیے)
اکتوبر: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
دسمبر: برکات الدعا

جنوری: لیکچر لدھیانہ
مارچ: لیکچر سیالکوٹ
مئی جون: جنگ مقدس (دو ماہ کے لیے)
ستمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی
نومبر: دافع البلاء

نوٹ :- ان کتب میں حسب ضرورت جب کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کی اطلاع مجالس کو کر دی جائے گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● خاکسار کی والدہ ماجدہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک علی صاحب نمبردار بکھوالی ضلع سیالکوٹ طویل علالت کے بعد مورخہ ۳۱ر اکتوبر کو دارالرحمت وسطی ربوہ میں بعمر قریباً ۶۸ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی گولبازار میں یکم نومبر کو پڑھائی۔ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب آف نوشہرہ چھاؤنی نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرماویں۔

(فیض اسلم سپیشل جج سنٹرل طفیل روڈ راولپنڈی)

● خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ ۱۴ر ستمبر کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد اسلم ڈوگر چکیاں کلاں ضلع سیالکوٹ)

درخواستِ دعا

خاکسار کا نواسہ اور صوبیدار محمد انور صاحب کا بیٹا کئی دنوں سے بعارضہ پیچش بیمار ہے اور سی۔ ایم۔ ایچ حیدرآباد میں زیر علاج ہے۔

(چوہدری) غفور احمد صدر جماعت احمدیہ ۲۱ ودھ سکرنڈ)

۲۔ مکرم میاں غلام رسول صاحب بھٹی اور ان کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ضعیف العمری کے سبب چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ (تنویر احمد خان بنی سر روڈ۔ سندھ)

۳۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کنری پاک (سندھ) عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ (بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ۔ احمد پور ضلع سانگھڑ۔ سندھ)

۴۔ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اباڑو ضلع سکھر ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ نیز میری امی جان کو بھی بلڈ پریشر وغیرہ وغیرہ کی تکلیف ہے۔ کمزور بہت ہیں۔

(ناصرہ طلعت لاشاری۔ اباڑو)

۵۔ خاکسار کو عرصہ سے بہرہ پن کی تکلیف ہے جو گزشتہ دنوں شدت اختیار کر گئی۔ میرے والدین بھی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (فضل کریم تبسم۔ سابق مبلغ سیرالیون۔ ربوہ)

۶۔ میرا لڑکا طارق محمود انور متعلم سیکنڈ ائر میڈیکل کالج چند یوم سے بوجہ سر درد سخت بیمار ہے اور کافی کمزور ہے۔ (محمد خورشید انور ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ نارووال)

احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

موصی صاحبان متوجہ ہوں

تمام موصی حضرات سے گزارش ہے کہ :-

(۱) جب بھی وہ نقل مکانی کریں تو اپنے نئے پتہ سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کر دیا کریں تاکہ رابطہ قائم رہے۔ ایسا نہ کرنے کے باعث بعض دفعہ ضروری امور سے مطلع کرنے میں بڑی تاخیر اور دقت ہوتی ہے بلکہ بعض صورتوں میں موصیوں کو نقصان بھی پہنچ جاتا ہے۔

(۲) خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر اور ولدیت ضرور تحریر فرمایا کریں۔ اس کے بغیر جواب دینا مشکل ہوتا ہے۔

(۳) ایک سے زائد موصیوں کے بارے میں کوئی امر وضاحت طلب ہو تو ہر ایک کے بارے میں الگ الگ چٹھی لکھیں تاکہ کسی موصی کے بارے میں کارروائی رہ نہ جائے اور ہر ایک کے فائیل میں اس کا ریکارڈ رکھا جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ اشیاء

مندرجہ ذیل اشیاء اجتماع کے موقع پر ملی ہیں۔ جن کی ہوں نشانی بتا کر دفتر لجنہ اماء اللہ سے لے جائیں۔

۱۔ ایک عدد ہینڈ بیگ ۲۔ کالے رنگ کا چھوٹا بٹوہ
۳۔ ایک چھوٹے بچے کی جوتی کا ایک پاؤں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

دفتر لجنہ مرکزیہ میں کئی ایسی لجنات کے پتہ جات رجسٹرڈ ہیں جن کو کوئی سرکلر یا خط وغیرہ لکھا جائے تو کوئی جواب موصول نہیں ہوتا۔ تمام امرائے ضلع اور صدر صاحبات لجنات ضلع سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی تمام لجنات کے نام معہ پتہ دفتر لجنہ مرکزیہ میں جلد از جلد ارسال کریں۔ اسی طرح مربیان کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس لجنات کے نام پتے ہوں یا حاصل کر سکیں تو وہ بھی بھجوا دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری ارشاد

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے :-

" غرض کچھ کام ہو چکے ہیں۔ کچھ زیر تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے ہیں۔ یہ سب آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں سے اس پیغام کے ذریعہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانیوں کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانیاں پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

تمام امراء اور صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ حضورِ انور کے اس پیغام کو بار بار دوستوں تک پہنچائیں۔

جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: خطبہ جمعہ

جب ہم نے اس پر زیادہ توجہ دی۔ اور اب اس کی افادیت اور عظمت کا پتہ چلا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ لنگر سال میں ایک دفعہ اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ اس لنگر سے ۸-۱۰ ہزار کھانے تقسیم ہوتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دنوں میں کئی لاکھ کھانے تقسیم ہو جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ربوہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اس قصبے سے محبت کرنے والے کئی لاکھ آدمی دنیا کے خیال میں تو تکلیف اٹھانے اور ان کے اپنے خیال میں لذت اٹھانے آجاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج میں جلسہ سالانہ کے بارے میں فذکر کے ماتحت یاددہانیاں کروا رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اہل ربوہ کی ذمہ داریاں باہر سے آنے والوں کے مقابلہ میں اثر کے لحاظ سے زیادہ اہم ہیں۔ حضور نے اہل ربوہ کو فرمایا کہ باہر سے آنے والوں کے سامنے اگر آپ کسی بداخلاقی کا مظاہرہ کریں تو یہ آپ کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ ان پر اتنا برا اثر پڑتا ہے جس کی حد نہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ آنے والوں کی خدمت کریں۔ انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے دیں۔

صفائی کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو صفائی اختیار کرنے کے بارے میں بڑی تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ ہمارے آقا نے ہمیں چودہ سو سال پہلے آج کی مہذب اقوام سے زیادہ مہذب اور صفائی پسند بنا دیا۔ حضور نے فرمایا ربوہ میں صفائی کے دو حصے ہیں۔

ایک تو یہ کہ جو گند نظر آئے خدام الاحمدیہ اسے دور کر دے۔ اور ایک یہ کہ ہر گھر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کے باہر گند نہ پھینکے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ راہ گذر پر گند پھینکنا گناہ ہے۔ حضور نے اہل ربوہ کو فرمایا۔ آپ نے سڑک پر گند نہیں پھینکنا۔ خدام کی تنظیم کو چاہیئے کہ گند دور کرے اور خاردار جھاڑیاں وغیرہ صاف کریں۔ حضور نے دوکانداروں اور کھوکھے والوں کو بھی فرمایا کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی دکانوں کے ساتھ ڈرم وغیرہ کوئی چیز رکھیں کہ جو شخص کوئی چیز کھائے تو اس کا چھلکا سڑک پر نہ پھینکے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے کھوکھا ڈرم انگلستان کے کونے کونے میں پڑے ہیں۔

اگر ان لوگوں کو ہم دعوت دیں اور وہ یہاں آکر صفائی کا یہ نمونہ دیکھیں تو وہ ہماری دعوت کا کیا اثر لیں گے؟

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

کمرے دیں

حضور نے فرمایا کہ اگرچہ جلسہ کے موقع پر ہر گھر مہمان خانہ بنا ہوتا ہے لیکن پھر بھی جلسہ پر ہر سال ایسے لوگ آتے ہیں جن کا ربوہ میں کوئی عزیز نہیں ہوتا ان کو ٹھہرانے کے لئے کمروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ قیام گاہیں بھی بنائی جاتی ہیں لیکن مہمانوں کا رش اتنا ہوتا ہے کہ سب کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے چاہیے چھوٹا کمرہ دے دیں لیکن جس گھر میں بھی گنجائش ہو وہ نظام جماعت کی مدد کرے۔ تا ایسا نہ ہو کہ جن لوگوں کے عزیز دوست ربوہ میں نہیں ہیں وہ اپنی رات سردی میں کھلے آسمان تلے گزاریں۔!

حضور نے فرمایا کہ پچھلے سال کل حاضری ڈیڑھ لاکھ سے متجاوز تھی۔ امسال اندازہ ہے کہ گنتی میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس لحاظ سے تعداد بڑھ گئی ہے مگر اسی نسبت سے مکانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ حضور نے اپنے مکانوں کے کمرے جلسہ کے لئے دینے والوں کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بڑا اجر دے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی بشارتیں ہیں۔

رضاکار دیں!

حضور نے تعداد کے اضافے کے ساتھ انتظامات میں اضافہ ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ کے رضاکار انتظامات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اس لئے باہر کی جماعتیں ۵۰۰ رضاکار مہیا کریں۔ یہ سب رضاکار ۲۳ دسمبر کو یہاں پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ایسے لوگ ہوں جو اخلاص سے کام کرنے والے ہوں اور ان کی یہ شکایت نہیں آنی چاہیئے کہ انہوں نے کام ٹھیک نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ کمرے دینے والے اپنی قربانیاں پیش کریں اور رضاکار چھلانگیں مارتے۔ ہنستے مسکراتے۔ قہقہے لگاتے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے آئیں اور اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمتوں کے نزول کا موجب بنیں!

دیگوں کی قربانی دینے والوں کے لئے حضور کی دعائیں:

حضور نے فرمایا کہ اس سال ۲۰۰ دیگوں کے لئے فی دیگ دو ہزار روپیہ کی قربانی کے لئے تحریک کی گئی تھی۔ میں نے جماعت کے امیر لوگوں کو کہا تھا کہ جو آسانی سے دو ہزار روپے دے سکیں وہ یہ رقم دے دیں۔ چنانچہ مخلصین نے یکم نومبر ۱۹۸۱ء تک ۳۱۸ دیگوں کے لئے چھ لاکھ ۳۴ ہزار ۸۹۱ روپے کی قربانی پیش کر دی۔

حضور نے فرمایا۔ میرے دوست اور دیگوں کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید رقوم نہ بھیجیں۔ جتنی مانگی گئی تھی اس سے کافی زیادہ رقوم وصول ہو چکی ہیں چنانچہ ۲۴۰ دیگیں بنوائی گئی ہیں اور جو رقم بچ گئی ہے اس میں سے انہوں نے میری اجازت سے ایک ہزار آدمیوں کے کھانے کے لئے سٹین لیس سٹیل کے برتن اور ۵۰۰ آدمیوں کے لئے سٹین لیس سٹیل کے چاء کے برتن خرید لئے ہیں۔ اب بھی رقم بچی پڑی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ اسے ریزرو میں رکھیں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس سے اگلے جلسے پر یہ مسئلہ سامنے آئیگا کہ مہمان زیادہ ہو گئے ہیں اب اور دیگیں چاہئیں یہ رقم اس وقت کام میں لائی جائے۔

دیگوں کی قربانی پیش کرنے والوں کے لئے حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کو کہتا ہوں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور آج جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے۔ ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ ایک دفعہ راضی ہونے کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ آپ بھی ان کے لئے دعائیں کریں۔

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے حضور کی دعائیں:

حضور نے فرمایا کہ آج کے بعد جلسہ سالانہ تک دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ باہر سے آنے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اہل ربوہ کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔ ربوہ آنے والوں اور یہاں رہنے والوں کو ہر تکلیف۔ دکھ اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اس کی راہ میں ہنستے کھیلتے آئیں اور یہ عزم کر کے آئیں کہ آئندہ کے لئے آگے بڑھیں گے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اس جلسہ میں بھی پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے حق میں پہلے سے زیادہ بہتر حالات پیدا کرے۔ ہمارے ملک پاکستان کی حفاظت کرے۔ اس ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا کرے اس کی ترقیات کے سامان پیدا کرے ہر پاکستانی کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنی محبت پیدا کرنے کے سامان میسر فرمائے۔ اور غلبۂ اسلام کی جو مہم اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے جاری فرمائی ہے وہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔

نماز باجماعت پڑھانے کے بعد حضور نے قدرے بلند آواز میں گیارہ دفعہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا ورد فرمایا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

بقیہ: احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

حضور نے فرمایا کہ مجھے جمعہ کا دن کسی کی ملاقات کے لیے قبول نہیں۔ یہ میرا پرائیوٹ دن ہے۔ اس دن میں معمول سے کہیں زیادہ تلاوت قرآن کریم کرتا ہوں۔ جمعے کے خطبے کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بھی کوئی معمولی کام نہیں ہوتا۔ میں اس کے لیے بڑی دعائیں کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ سمجھائے تو میں کچھ کہہ سکتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ لوگ مجھ سے بے تکلفی سے ملیں ہر جمعرات کو بڑی تعداد میں احمدی اور دیگر احباب مجھ سے ملنے آتے ہیں ابتدا میں ان سے گفتگو شروع ہوتی ہے تو چہروں پر اجنبیت اور نگاہوں میں تشکوک ہوتے ہیں اور میرا تجربہ ہے کہ پندرہ منٹ میں ان کے چہرے مسکرانے لگتے ہیں۔ کبھی کبھار اس سے زیادہ وقت بھی لگ جاتا ہے لیکن جب تک ان کے چہروں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک نہ آجائے میں اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تو اللہ نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جیتے جائیں گے۔

حضور نے احمدی طالب علموں کو خدمت خلق کے کاموں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ مختلف شہروں کے طالب علم ہیں۔ جب بھی آپ لوگ اپنے گھروں میں جائیں چھٹیوں وغیرہ میں تو آپ لوگوں کے پاس آپ کی تنظیم کی طرف سے دیا گیا کوئی پروگرام ہونا چاہیئے۔ کہ جب کوئی طالب علم اپنے گھر جائے تو وہ اپنے علاقے کے لوگوں کی کیا خدمت کرے اور دنیا کی کس طرح سے رہنمائی کرے حضور نے فرمایا کہ آپ میں سے ہر طالب علم کو بنی نوع انسان سے پیار کرنے والا ہونا چاہیئے۔ آپ لوگوں کی تکالیف دور کریں۔ ان کے مسائل حل کرائیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ سارے گاؤں میں مجھ کو کوئی پیار کرنے والا نہیں تو آپ اسے کہیں کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لیں اور شعوری کوششیں کر کے اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور اپنے نوجوان طالب علموں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴